تُف

بَر مُنکِرِ بے باک

از قلم:
مفتی محمد چمن زمان نجم القادری
رئیس جامعۃ العین۔ سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابنِ زَہرا سے ترے دل میں ہیں یہ زہر بھرے

بَل بے اَو مُنکرِ بے باک یہ زَہرا تیرا

اور:

اہلِ بیتِ پاک سے گستاخیاں بے باکیاں

لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہلِ بیت

مولویوں نے ایک لمبا عرصہ اہلِ بیتِ کرام کے نام پہ خوب کھایا۔ پیسے بٹورے۔ بھاری بھر کم نذرانے وصول کیے۔ لیکن کہاوت ہے کہ:

برتن سے وہی کچھ چھلکتا ہے جو اس کے اندر ہوتا ہے۔

جن لوگوں کے دلوں میں آلِ رسول کا بغض چھپا ہوا تھا وہ ہستہ آہستہ باہر آنے لگ گیا۔

گزشتہ روز علمی لحاظ سے انتہائی پستی کا شکار ایک خطیب کا ویڈیو کلپ دیکھا۔ آلِ رسول ﷺ کے بغض میں آپے سے باہر ہوا پڑا تھا۔

اہلِ جنت کا رستہ بتاتے ہوئے کہہ رہا تھا:

جنتیوں کے بارے میں فرمایا وہ اس راستے پہ چلیں گے جس پہ میں چلتا ہوں میرے صحابی چلتے ہیں۔

یہ نہیں فرمایا کہ جس پہ میں چلتا ہوں اور شاہ چلتے ہیں۔

یہ نہیں فرمایا کہ جس پہ میں چلتا ہوں اور سید چلتے ہیں۔

یہ نہیں فرمایا کہ جس پہ میں چلتا ہوں اور سادات چلتے ہیں۔ اھ

آلِ رسول کی بے ادبی کفر ہے:

خطیبِ ناہنجار کی یہ گفتگو بغیر کسی شبہ کے آلِ رسول کی شدید بے ادبی ہے اور علماء کے نزدیک کفر ہے۔

کیونکہ: اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ راہِ ہدایت وہ رستہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا سے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین نے سیکھا اور اسی کی آگے تبلیغ فرمائی۔

لیکن خطیبِ ناہنجار کا کہنا:

"یہ نہیں فرمایا کہ جس پہ میں چلتا ہوں اور شاہ چلتے ہیں۔۔۔ یہ نہیں فرمایا کہ جس پہ میں چلتا ہوں اور سید چلتے ہیں۔۔۔ یہ نہیں فرمایا کہ جس پہ میں چلتا ہوں اور سادات چلتے ہیں۔" اھ

یہ محض ساداتِ کرام کی تنقیص و تحقیر کے لیے بولا۔

ورنہ اگر بات فقط راہِ ہدایت کے بیان کی ہوتی تو:

اولا: صحابۂ کرام کا ذکر کافی تھا۔ مقابلے میں ساداتِ کرام کے ذکر کی حاجت ہی نہ تھی۔

ثانیا: صحابۂ کرام کے علاوہ افرادِ امت کی کمی نہیں۔ یہ بھی تو کہا جاسکتا تھا کہ:

ہدایت کا معیار راہِ صحابہ ہے، راہِ تابعین نہیں۔ راہِ علماء نہیں۔ راہِ محدثین نہیں۔۔۔ وغیرہ وغیرہ

اگر فقط راہِ ہدایت کی نشاندہی مقصود ہوتی تو "راہِ صحابہ" کے مقابل "راہِ سادات" ذکر کرنے اور فقط "راہِ سادات" ہی بیان کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اس کی وجہ ایک ہی ہے

اور وہ ہے "ساداتِ کرام کی تنقیص، ان حضرات کی کمی اور کوتاہی کی طرف اشارہ" اور ساداتِ کرام کی تنقیص بلاشبہ کفر ہے۔

مجمع الانہر میں ہے:

والاستخفاف بالأشراف والعلماء كفر

سادات اور علماء کی توہین کرنا کفر ہے۔

(مجمع الانہر 1/ 695)

ساداتِ کرام کی مزید گستاخی:

پھر اس جاہل خطیب نے بات آگے بڑھاتے ہوئے اور اپنے تئیں سامعین کو نکتہ بتاتے ہوئے کہا:

آل کا ذکر کیوں نہیں کیا؟

یہ بھی تو فرما سکتے تھے نا کہ اس راستے پہ چلیں گے جنتی لوگ جس راستے پہ میں چلتا ہوں اور میری آل چلتی ہے۔

یہ کیوں فرمایا کہ جس پہ میں چلتا ہوں اور میرے صحابی چلتے ہیں۔

سمجھنا اس نکتے کو۔

امام الانبیاء کو معلوم تھا۔ قیامت تک حضور دیکھ رہے تھے کہ:

کچھ بدبخت کہلوائیں گے میری آل مگر گمراہ ہوں گے۔

بنے ہوں گے سید مگر گمراہ ہوں گے۔

کہلواتے ہوں گے شاہ جی مگر اندر سے تباہ جی ہوں گے۔

سمجھ رہے ہیں؟ اھ

اس ناہنجار کی یہ گفتگو بھی ساداتِ کرام کے حق میں شدید شدید شدید گستاخی ہے۔ یہاں "بدبخت"، "گمراہ"، "تباہ جی" کے گھٹیا الفاظ کس کے لیے استعمال ہو رہے ہیں؟؟؟

علماء کے نزدیک "علوی" کو بروجہِ تحقیر "علیوی" یعنی تصغیر کے صیغے سے مخاطب کرنا بھی کفر ہے، چہ جائیکہ "شاہ جی" کو "تباہ جی" کہا جائے، اس کے کفر ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے؟

امام احمد رضا کا فتوی:

امام احمد رضا خان سے پوچھا گیا:

جو لوگ سیدوں کو کلمات بے ادبانہ کہا کرتے ہیں اور ان کے مراتب کو خیال نہیں کرتے بلکہ کلمہ تحقیر آمیز کہہ بیٹھتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

امام احمد رضا خان نے فرمایا:

سادات کرام کی تعظیم فرض ہے۔ اور ان کی توہین حرام بلکہ علمائے کرام نے ارشاد فرمایا جو کسی عالم کو مولویا یا کسی کو میروا بروجہ تحقیر کہے کافر ہے۔

مجمع الانہر میں ہے:

الاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر ومن قال لعالم عویلم اولعلوی علیوی قاصدا به الاستخفاف کفر

سادات کرام اور علماء کی تحقیر کفر ہے جس نے عالم کی تصغیر کرکے عویلم یا علوی کو علیوی

تحقیر کی نیت سے کہا تو کفر کیا۔(ت)

(فتاوی رضویہ 22/421)

آلِ رسول گمراہ ہو سکتی ہے(معاذ اللہ من ذلک):

اس بد بخت کی گفتگو سے لگ رہا ہے کہ ساداتِ کرام سے سخت چِڑا بیٹھا ہے۔ اور جو منہ میں آرہا ہے بکے جارہا ہے۔

سلسلۂ گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے بولا:

تو امام الانبیاء نے آل کا ذکر نہیں کیا اصحاب کا ذکر کیا۔

کیوں؟

فرمایا: آل گمراہ ہو سکتی ہے صحابی گمراہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اھ

لا حول ولا قوۃ الا باللہ

بد بخت نے کس کو گمراہ کہا؟

قارئینِ ذی قدر!

کیا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ بد بخت کونسی آل کو گمراہ کہہ رہا ہے؟

ہو سکتا ہے کہ آپ سمجھ رہے ہوں کہ وہ دورِ حاضر کے ساداتِ کرام کو گمراہ کہہ رہا ہے۔

لیکن ایسا نہیں۔

اولا:

تو اس نے لفظِ "آل" مطلق بولا۔ جس میں سیدنا مولا علی بھی داخل ہیں۔ سیدہ فاطمہ

زہراء داخل ہیں۔ حسنینِ کریمین بھی داخل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ساری شہزادیاں ، سارے شہزادے خود اس خطیب کی صراحت کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے چچا بھی داخل ہیں۔

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اس بدبخت کے جملے:

"آل گمراہ ہو سکتی ہے" اھ

کے معنی ہوئے:

مولا علی گمراہ ہو سکتے ہیں۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

عظمتِ مولا مرتضی بزبانِ سید الانبیاء ﷺ:

وہ مولا علی جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ فرمائیں:

الحق مع علی وعلی مع الحق

حق علی کے ساتھ ہے اور علی حق کے ساتھ ہیں۔

(مناقب علی لابن المغازلی ص170)

دوسری روایت میں ہے:

عَلِیٌّ مَعَ الْحَقِّ أَوِ الْحَقُّ مَعَ عَلِیٍّ حَیْثُ کَانَ

علی حق کے ساتھ ہیں۔ یا فرمایا: حق علی کے ساتھ ہے، علی جہاں بھی ہوں۔

(کشف الاستار عن زوائد البزار 4/97، مجمع الزوائد 7/235)

ایک حدیث میں ہے:

عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ

علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔ علی اور قرآن ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ پہنچیں گے۔

(معجم اوسط 4880، معجم صغیر 720، مستدرک 4628)

حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا اور ذہبی نے بھی امام حاکم کی موافقت کی۔

ایک حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

اللَّهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ

اے اللہ! حق کو علی کے ساتھ پھیر دے جہاں علی جائے۔

(جامع ترمذی 3714، مسند البزار 806، معجم اوسط 5906، المستدرک 4629)

وہ مولا علی جن کے ساتھ حق کو جوڑ دیا گیا ہے، اس بد بخت کے نزدیک وہ مولا علی گمراہ ہوسکتے ہیں۔ (معاذ اللہ من ذلک)

رسول اللہ ﷺ کی لختِ جگر سیدۃ نساء العالمین بھی معاذ اللہ ثم معاذ اللہ گمراہ ہو سکتی ہیں۔۔۔۔

پہلے تو ایک بد بخت نے سیدۃ نساء العالمین کو خطا پر اور غلطی پر قرار دیا تھا۔ لیکن اس بد بخت کا جملہ اس سے کہیں آگے کا ہے۔

اس گھٹیا شخص کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی ساری شہزادیاں بھی معاذ اللہ گمراہ ہو

سکتی ہیں۔۔۔ معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ کے چچا گمراہ ہو سکتے ہیں۔۔۔ حضراتِ حسنینِ کریمین گمراہ ہو سکتے ہیں۔۔۔ حسنینِ کریمین کی اولاد اور چلتے چلتے سیدنا غوثِ اعظم، حضور داتا گنج بخش، سیدنا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، تاجدارِ گولڑہ سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب، حتیٰ کہ قربِ قیامت میں آنے والے سیدنا امام مہدی تک کے لیے بول دیا کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ "گمراہ ہو سکتے ہیں۔۔۔!!!"

قارئینِ کرام!

کیا اس بدبخت نے آلِ رسول کو منہ بھر کے گالی نہیں دی؟

ساری کی ساری آلِ پاک کے بارے میں بک دیا کہ "گمراہ ہو سکتے ہیں"

کیا اس ظالم نے رسول اللہ ﷺ کے قلبِ اقدس کو تکلیف نہیں پہنچائی؟

بدبخت خطیب کا انکارِ فرمانِ رسول ﷺ:

یہ فقط آلِ رسول ہی کو گالی نہیں، رسول اللہ ﷺ کی حدیث متواتر کا بھی کھلا انکار ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ، كِتَابَ اللَّهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي

میں تمہارے بیچ دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔

یہ حدیث:

1. حضرت سیدنا مولا علی مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وسلام اللہ

تعالی علیہ

2. حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ

3. حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما

4. حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما

5. حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ

6. حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ

7. حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ

8. حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما

9. حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ

10. حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالی عنہ

11. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ

12. حضرت عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ تعالی عنہ

13. حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ

14. حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ

15. حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ

16. حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ

17. حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ

18. حضرت ابو شریح خُزاعی رضی اللہ تعالی عنہ

19. حضرت ابو قدامہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ

20. جنابِ ابو لیلی رضی اللہ تعالی عنہ

21. جنابِ ابو الہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالی عنہ

22. حضرت ضمیرۃ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ

23. جنابِ عامر بن لیلی بن ضمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ

24. حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالی عنہ

25. ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا

26. سیدہ ام ہانئ رضی اللہ تعالی عنہا

ان تمام حضرات سے ملتے جلتے الفاظ اور متعدد طرق سے مروی ہے۔

بعض روایات کے الفاظ ہیں:

لن تضلوا ان اتبعتموھما

اگر تم نے ان دونوں وزنی چیزوں کی پیروی کی تو تم گمراہ نہیں ہو گے۔

بعض کے الفاظ ہیں:

انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا

میں تمہارے بیچ وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں، اگر تم اس کو پکڑو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

بعض کے الفاظ ہیں:

انی تارك فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا

میں تمہارے بیچ وہ چیز چھوڑ کر جارہاہوں کہ اگر تم اسے تھاموگے توتم بھٹکو گے نہیں۔

اور بعض کے کلماتِ مبارکہ یوں ہیں:

انی مخلف فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا

میں اپنے پیچھے تمہارے بیچ وہ چیز چھوڑ کر جارہاہوں، اگر تم اسے تھاموگے تو گمراہ نہ ہو گے۔

آلِ رسول ہدایت کا معیار:

اس جاہل سے کوئی پوچھے کہ جس آلِ پاک کی پیروی ہدایت کی ضمانت اور گمراہی سے حفاظت کی دلیل ہے، اس آلِ پاک کے لیے منہ بھر کر بک دینا کہ "آل گمراہ ہو سکتی ہے۔۔۔"

کیا یہ صاف صاف رسول اللہ ﷺ کو جھٹلانے کے مترادف نہیں؟

اگر آل معاذ اللہ گمراہ ہو سکتی ہے تو پھر ان کی پیروی گمراہی سے نجات کا پروانہ کیسے بن سکتی ہے؟؟؟

ممکنہ بہانہ:

ہو سکتا ہے کہ یہ جاہل یا اس کے بعض ہمنوا کہیں کہ:

"آل" کا مطلب ہے "آل کے بعض افراد"

لیکن یہ عذر بے فائدہ ہے۔

اولا اس لیے کہ: اس نے جس لفظ کا استعمال کیا ہے وہ ہے "آل" اور اس سے "آل کے

بعض افراد" کا ارادہ بلا شبہ مجاز ہے جو قرینہ کا محتاج ہے۔ اس جاہل کو قرینہ صارفہ کی نشاندہی کرنا پڑے گی۔

دوسرے اس لیے کہ: عرف میں گستاخی کا مدار نیتیں نہیں بلکہ بولے گئے الفاظ ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی بڑی شخصیت کے لیے گھٹیا الفاظ استعمال کرتا ہے تو نیت کچھ بھی ہو بہر حال وہ گستاخی اور بے ادبی ہی شمار ہوتے ہیں۔ اور اس جاہل نے جو الفاظ بولے ہیں وہ "آلِ پاک" کی گستاخی ہی ہیں، نیت بعض کو ہو یا سب کی۔

مثلا کوئی کہے کہ: "تاج رسول کی نسل بڑی گھٹیا ہے" تو یقینا اس جاہل کو اس سے تکلیف ہو گی اور وہ کہنے والے کی یہ نیت نہیں مانے گا کہ اس نے نسل کے بعض افراد کی نیت کی ہے۔

اور اگر ہم تسلیم کر لیں کہ اس کی نیت بعض افراد ہی کی ہے تو دیکھنا یہ ہے کہ:

وہ بعض افراد کون سے ہیں؟؟؟

آج کے ساداتِ کرام؟

یا رسول اللہ ﷺ کے دورِ اقدس میں موجود آلِ پاک؟

اس کا فیصلہ اس بدبخت نے خود اپنی گفتگو میں کرتے ہوئے کہا:

اور میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جب ہم بولتے ہیں نا "اصحابِ رسول" اور "آلِ رسول" یہ دو لفظ بولتے ہیں۔

تو اچھی طرح سمجھ لیں کہ جس دور کے اصحاب مراد ہوتے ہیں نا اسی دور کی آل بھی مراد ہوتی ہے۔ یہ آج کا کوئی گھوڑے شاہ مراد نہیں ہوتا۔ کوئی گامے شاہ آج کا مراد نہیں

ہوتا۔ کوئی لسوڑی شاہ آج کا مراد نہیں ہوتا۔ یہ اسی دور کے جس دور میں اصحاب تھے اسی دور کی آل مراد ہوتی ہے۔

اب میں لاکھ روپیہ انعام دوں گا اس بندے کو جو اس کا جواب دے۔ اھ

اب قارئینِ کرام فیصلہ خود کریں کہ وہ بدبخت کونسی آل کو گمراہ کہہ رہا ہے۔۔۔!!!

اور واضح رہے کہ اس نے یہ نہیں کہا کہ:

شرع شریف میں جہاں "آل واصحاب" آتا ہے وہاں اس کے معنی ایسے ہوتے ہیں۔

اس نے کہا:

"جب ہم بولتے ہیں۔" اھ

اس نے اپنی گفتگو میں آنے والے کلمہ "آل" کے مصداق کی نشاندہی خود کر دی کہ:

آل سے مراد دورِ اصحاب کی آل ہے۔۔۔!!!

اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ دورِ اصحاب کی آل میں رسول اللہ ﷺ کی شہزادیاں، آپ ﷺ کے شہزادے، آپ ﷺ کی نواسیاں، آپ ﷺ کے نواسے وغیرہم سب داخل ہیں۔

پس اگر "آل" کو اپنے عموم پر رکھا جائے جب بھی یہ آلِ رسول ﷺ کو بدترین گالی اور رسول اللہ ﷺ کی حدیثِ متواتر کا انکار ہے۔ اور اگر اس سے بعض افراد کا ارادہ کیا جائے تو اس ناہنجار نے صراحت کر دی کہ:

"جس دور کے اصحاب مراد ہوتے ہیں نا اسی دور کی آل بھی مراد ہوتی ہے۔" اھ

جب آل کے معنی کی نشاندہی اس جاہل نے خود کر دی تو کسی دوسرے کی اس کے لیے

تاویلیں اسے کوئی فائدہ نہ دیں گی۔

آلِ رسول کون ہیں؟

رہی بات اس جاہل کے اس دعوی کی کہ:

جب ہم بولتے ہیں نا "اصحابِ رسول" اور "آلِ رسول"۔۔۔تو جس دور کے اصحاب مراد ہوتے ہیں نا اسی دور کی آل بھی مراد ہوتی ہے۔ اھ

یہ بھی اس جاہل کی شدید جہالت کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کے ہاں ایک طے شدہ اجماعی معنی بلکہ رسول اللہ ﷺ کی دسیوں احادیث کا انکار ہے۔

پوری امت کی فکر ہے کہ "آلِ رسول" سے مراد حضور ﷺ کی قیامت تک آنے والی آل ہے۔ لیکن یہ دشمنِ آل ، بغضِ آلِ مصطفی ﷺ میں ایسا اندھا ہو چکا ہے ، امت کے ہاں ایک اجماعی معنی کا انکار کرتے ہوئے اس کلمہ کو فقط دورِ صحابہ تک خاص کرنا چاہتا ہے، تاکہ بعد والے ساداتِ کرام کی عزت و عظمت کا آسانی سے انکار کر سکے۔

لیکن جاہل کو یہ معلوم نہیں کہ "آلِ رسول" کے یہ معنی گھڑ کے وہ ان گنت احادیثِ مصطفی ﷺ کا انکاری بن چکا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

اَلْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ

مہدی ہم اہلِ بیت سے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ 4085، مسند احمد 645، مستدرک 8670)

اب یہ جاہل خطیب "آل" کے من گھڑت معنی کے مطابق بتائے کہ اگر آلِ رسول ﷺ صرف وہ ہے جو اصحابِ رسول ﷺ کے دور میں تھی تو صدیوں بعد امام مہدی آلِ رسول اور اہلِ بیتِ مصطفی ﷺ سے کیسے قرار پائے؟

دوسری حدیث میں ہے:

تُمْلَأُ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَجَوْرًا، ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي

زمین ظلم و ستم سے بھر جائے گی۔ پھر میری آل سے ایک شخص تشریف لائے گا۔

(مسند احمد 11223)

ایک حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي، مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ

مہدی میری آل سے ہے، فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی اولاد سے۔

(سنن ابی داود 4284)

ایک حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَلِيَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک میرے اہلِ بیت سے ایک ایسا شخص حکمرانی نہ فرمائے جس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا۔

(مسند احمد 3571، 3572، 3573)

ایک حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

لَيَقُومَنَّ عَلَى أُمَّتِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي

میری امت پر میرے اہلِ بیتِ کرام سے ایک شخص حکومت فرمائے گا۔

(المقصد العلی 1821)

حضرت مہدی آل سے ہیں تو آج کے سادات کیوں نہیں؟

ان احادیثِ مصطفی میں صاف صاف فرمایا جارہا ہے کہ:

حضرت مہدی آلِ رسول سے ہوں گے، اہلِ بیتِ مصطفی وعترتِ مصطفی سے ہوں گے۔

جب حضرت مہدی رضی اللہ تعالی عنہ کا آلِ پاک سے ہونا خود حدیث میں منصوص ہے تو یہ کیسی غیر معقول بات ہے کہ حضرت مہدی کے آباؤ واجداد، یعنی آج کے دور کے ساداتِ کرام آلِ مصطفی شمار نہ ہوں۔۔۔؟؟؟

لیکن جاہل خطیب کی جہالت کے کیا کہنے، نکتہ بتارہا ہے کہ:

"جس دور کے اصحاب مراد ہوتے ہیں نا اسی دور کی آل بھی مراد ہوتی ہے۔" اھ

آلِ پاک تا قیامِ قیامت باقی ہے:

رسول اللہ ﷺ آلِ پاک اور قرآنِ عظیم کے بارے میں فرماتے ہیں:

لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ

میری آل اور قرآن ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض پہ تشریف لائیں گے۔(مسند احمد 11104)

اس جاہل سے کوئی پوچھے کہ اگر آلِ رسول فقط وہی ہے جو دورِ صحابہ میں تھی تو آلِ رسول ﷺ کے قرآن سے تا قیامِ قیامت جدا نہ ہونے کا مطلب کیا ہے؟

کیا جاہل خطیب کے من گھڑت معنی سے اس حدیث کا انکار لازم نہ آئے گا؟

قارئینِ ذی قدر!

یہ مبارک کلمات صرف بطورِ مثال پیش کیے ہیں، ورنہ سینکڑوں احادیثِ طیبہ دلیلِ واضح ہیں کہ آلِ رسول فقط وہ نہیں جو دورِ صحابہ میں تھی۔ بلکہ قیامت تک آنے والی ساری اولادِ سیدہ فاطمہ زہراء آلِ رسول میں شامل ہے۔

ایک اور ممکنہ بہانہ:

ہو سکتا ہے کہ اس جاہل کا کوئی حامی اٹھ کر کہے کہ:

اس نے تو محض امکان کی بات کی ہے، وقوع کی بات نہیں کی۔۔۔!!!

کیونکہ اس نے کہا ہے کہ "آل گمراہ ہو سکتی ہے"

اس نے یہ تو نہیں کہا کہ "آل گمراہ ہو گئی ہے"

تو سب سے پہلے تنبیہ کرتا چلوں کہ "خطائی ٹولہ ایسے الفاظ ہر گز نہ بولے۔۔۔"

کیونکہ ان کا کائد بڑے زور و شور سے ایک ضابطہ وضع کر چکا کہ:

ان الامکان اذا کان متعلقا بالماضی یستلزم الوقوع

جب امکان کا تعلق ماضی سے ہو تو اسے وقوع لازم ہے۔

لہذا خطائی ٹولہ اس سلسلے میں طبع آزمائی کی کوشش نہ کرے۔

دوسری بات:

یہاں بات گستاخی کی ہو رہی ہے۔ جس کا مدار واقعیت کے بجائے عرف ہوا کرتا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہہ "تاج رسول" مرغا بن سکتا ہے۔

یا کہے کہ: یہ جاہل خطیب کتے کی طرح بھونک سکتا ہے۔

تو کیا یہاں بھی "امکان" کی بات نہیں ہو رہی؟؟؟ تو کیا ایسے جملے بولنے کی چھوٹ مل سکتی ہے؟

تیسری بات:

اگر اس نے "گمراہ ہو سکتی ہے" میں فقط "امکان" کی بات کی ہو۔ اگرچہ وہ اس لائق نہیں کہ "امکان" ، "امتناع" یا اس قسم کی اصطلاحات سمجھ سکے۔ بہر حال اگر اس نے "گمراہ ہو سکتی ہے" میں محض "امکان" کی بات کی ہو تو اس کے مقابل "صحابی گمراہ نہیں ہو سکتا ہے۔" بولا ہے، لہذا اس جملہ میں "امتناع" کی جانب اشارہ بنے گا۔۔۔!!!

اور جب "صحابی گمراہ نہیں ہو سکتا ہے۔" میں اشارہ امتناع کی جانب ہو تو یہ بعینہ نظریۂ عصمت ہے۔۔۔!!!

صحابیٔ رسول ﷺ کے لیے یہ نظریہ رکھ کر یہ خطیب سنی کہلانے کے لائق رہا؟

فتاوی رضویہ میں ہے:

اجماعِ اہلسنت ہے کہ بشر میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے سوا کوئی معصوم نہیں، جو دوسرے کو معصوم مانے اہلسنت سے خارج ہے۔

(فتاوی رضویہ 14/ 187)

بد باطنی کی انتہاء:

ناہنجار کی بد باطنی کی انتہاء دیکھیے۔ آلِ پاک کی جانب "مطلقا" گمراہی کی نسبت کر دی، بغیر کسی بھی تخصیص کے، جبکہ مقابلے میں اگر یوں کہتا کہ: "صحابہ گمراہ نہیں ہو سکتے" تو اب صحابہ کے بارے میں بھی حکم مجموع کی حیثیت سے بنتا جیسے اس نے آل کے مجموعے پر گمراہی کا حکم لگایا ہے۔ لیکن آلِ پاک پر بحیثیتِ مجموع گمراہی کا حکم لگانے کے بعد صحابہ کے مجموعے کے بجائے ایک ایک صحابی کے لیے انفرادی طور پر کہا:

"صحابی گمراہ نہیں ہو سکتا ہے۔"

ہمارا مقصد معاذ اللہ ہر گز یہ نہیں کہ کسی بھی صحابی کے بارے میں کسی تشکیک میں مبتلا کیا جائے۔ اصحابِ رسول ﷺ ہدایت کے ستارے ہیں، ان کی پیروی کیے بغیر حق تک رسائی ممکن نہیں۔

ہمارا مقصد محض جاہل خطیب کی بد باطنی کی نشاندہی ہے۔ صحابہ کے حق میں کسی ایک فردِ صحابی کے لیے بھی "گمراہی" کا امکان ہی نہیں مان رہا، جبکہ آلِ پاک کے لیے اتنا بغض پالے ہوئے ہے کہ آلِ پاک کے لیے بحیثیتِ مجموع بک دیا کہ:

آل گمراہ ہو سکتی ہے۔

ذاتِ مصطفی پہ جھوٹ:

اور اس سے بڑا ظلم یہ کہ اس بدبخت نے:

"آل گمراہ ہو سکتی ہے صحابی گمراہ نہیں ہو سکتا ہے۔"

اس جملہ کو حدیث قرار دیا ہے۔۔۔!!!

جی ہاں!

اس نے یہ جملے بولنے سے پہلے کہا:

"فرمایا"

اور بد بخت کی گزشتہ گفتگو کو دیکھ لیا جائے کہ وہ کس ذاتِ والا کے فرمان کی بات کر رہا ہے۔ اس کی گفتگو رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی چل رہی تھی، اسی دوران اس نے کہا:

تو امام الانبیاء نے آل کا ذکر نہیں کیا اصحاب کا ذکر کیا۔

کیوں؟

فرمایا: آل گمراہ ہو سکتی ہے صحابی گمراہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اھ

قارئینِ کرام!

جہاں یہ آلِ پاک کو کھلی گالی ہے وہیں رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا پہ بہتان بھی باندھا جا رہا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی ارشادِ گرامی ایسا نہیں جس میں آپ ﷺ نے اشارۃً کنایۃً ایسی بات کی ہو۔ لہذا بحکمِ حدیث جاہل خطیب کو اپنے ٹھکانے کی تیاری کر لینی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

جس نے مجھ پہ جھوٹ باندھا اسے اپنا ٹھکانا جہنم بنالینا چاہیے۔

(صحیح بخاری 107)

اور امام الحرمین کے والد شیخ ابو محمد الجوینی فرماتے ہیں:

إن من تعمد الكذب عليه عليه الصلاة والسلام يكفر كفرا يخرجه عن الملة

جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا پہ جان کر جھوٹ باندھا تو وہ کافر ہو جائے گا، ملتِ اسلامیہ سے نکل جائے گا۔

یہی رائے امام ناصر الدین ابنِ منیر کی ہے اور علامہ علی قاری رحمہ اللہ تعالی بھی اسی رائے کے مؤید ہیں۔

(الاسرار المرفوعۃ ص36،37)

جاہل خطیب اندازہ کر لے کہ وہ آلِ رسول ﷺ کے بغض میں کتنے کفر بک گیا ہے۔

اور سطورِ بالا میں اس کے یہ جملے بھی مذکور ہوئے کہ:

"یہ آج کا کوئی گھوڑے شاہ مراد نہیں ہوتا۔ کوئی گامے شاہ آج کا مراد نہیں ہوتا۔ کوئی لسوڑی شاہ آج کا مراد نہیں ہوتا۔"

یہ بھی سراسر ساداتِ کرام کی توہین ہے اور کفر ہے۔

سطورِ بالا میں مذکور ہوا کہ:

"علوی" کو ازراہِ استخفاف "علیوی" کہنا کفر ہے تو ساداتِ کرام کو "گھوڑے شاہ" ، "گامے شاہ" ، "لسوڑی شاہ" کہنا شدید ترین توہین اور بغیر کسی شک وشبہ کے کفر ہے۔

قارئینِ ذی قدر!

اس جاہل خطیب نے اپنی اس ملعون گفتگو میں جہاں آلِ رسول ﷺ کی بدترین

گستاخیاں کی ہیں، وہیں اس بد بخت نے "سفینۂ نجات" کی حیثیت کا بھی سرے سے انکار کر دیا ہے۔

فکرِ اہلِسنت میں اصحابِ رسول اور آلِ رسول ہر دو کی اپنی اپنی اہمیت ہے۔ اعلیحضرت امام احمد رضا خان فرماتے ہیں:

اہلِسنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

جب اس جاہل نے ہدایت کے معاملے کو فقط رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے ساتھ جوڑ دیا تو خود ظاہر ہو گیا کہ وہ مسلکِ رضا اور سنی فکر کا غدار ہے۔

اور اس گناہ میں تنہا وہ جاہل ملوث نہیں، اس کی گفتگو سن کر داد دینے والے اور راضی رہنے والے بھی برابر کے گناہگار ہیں۔ سب پر توبہ، تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح لازم ہے۔

اگر یہ بد بخت اعلانیہ توبہ نہیں کرتا تو اہلِسنت پہ لازم ہے کہ اسے اپنے کسی اسٹیج پہ نہ آنے دیں اور نہ اس کا وعظ سنیں۔

وہ شخص ویسے بھی جاہل ہے، وعظ کا وہ یوں بھی اہل نہیں اور اب جبکہ وہ کفریات بک چکا، اور کھلے عالم فکرِ اہلِسنت سے بغاوت کر چکا تو کسی صورت اس کو اہلِسنت کے اسٹیج پہ جگہ نہ دی جائے۔

اور اگر اعلانیہ توبہ کر لیتا ہے جب بھی یکلخت اسے وعظ کرنے کی اجازت نہ ملے گی، بلکہ ایک مدت تک دیکھا جائے گا کہ دوبارہ اپنے اس خبثِ باطنی کو باہر نکالتا ہے یا حقیقی طور

پر تائب ہو چکا ہے۔ اگر ایک طویل عرصہ انتظار کرنے پر یقین ہو جائے کہ اس نے توبہ فقط لوگوں کے ڈر سے نہیں کی بلکہ دل سے کی ہے تو اب اس کے ساتھ تعلق واسطہ میں کوئی حرج نہیں۔

صبیغ بن عسل نے جب متشابہ القرآن میں گفتگو شروع کر دی اور لوگوں کو مغالطے دینے لگ گیا۔ اسی دوران مدینہ طیبہ آیا تو سیدنا عمرِ فاروق نے اس کے لیے چھڑیاں جمع کر کے رکھ لیں۔ جب وہ دربارِ فاروقی میں پہنچا تو آپ نے فرمایا:

تو کون ہے؟

بولا: اللہ کا بندہ صبیغ بن عسل

جنابِ عمر نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ عمر

پھر اس کے سر پہ چھڑیاں مارنا شروع کیں یہاں تک کہ اس کا سر زخمی ہو گیا۔

آخر کار وہ بولا: اے امیر المؤمنین! مجھے چھوڑ دیجیے، سر میں جو (غبار) محسوس کرتا تھا وہ جا چکا ہے۔

(سنن دارمي 1 / 252، الشريعة للآجری 1 / 483، 5 / 2556، شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة 4 / 702)

بعض روایات میں ہے کہ جنابِ عمر فاروق نے اس کی پیٹھ پہ چھڑیاں ماریں۔ جب پیٹھ زخمی ہو گئی تو اسے ٹھیک ہونے کے لیے چھوڑ دیا۔ جب ٹھیک ہو چکا تو دوبارہ بلا کر اسے چھڑیاں لگائیں اور ٹھیک ہونے کے لیے چھوڑ دیا۔ جب سہ بارہ بلوایا تو اس نے عرض کی کہ اب میں (ذہنی طور پر) درست ہو چکا ہوں۔

جنابِ عمرِ فاروق نے جنابِ ابو موسی اشعری کی جانب لکھ بھیجا کہ لوگوں کو اس کے ساتھ بیٹھنے نہ دیا جائے تا آنکہ یہ اچھی طرح توبہ کر لے۔ پھر جنابِ ابو موسی اشعری نے لکھ بھیجا کہ اس نے اچھی طرح توبہ کر لی ہے تو جنابِ عمر نے لوگوں کو اس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی اجازت دے دی۔

(سنن دارمي 1/ 254، البدع لابن وضاح 2/ 111)

اللہ جل وعلا سے دعا ہے کہ وہ کریم ایسے ناسوروں سے اس ملک اور سرزمین کو پاک فرمائے۔ صحابہ کی غلامی میں رکھے۔ آلِ رسول کی نوکری میں جینے مرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

بحرمۃ النبی الامین

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

محمد چمن زمان نجم القادری

13 ستمبر 2021ء